شاہی کتاب خانے کی زینت رہ چکا ہے - ایک اور مخطوطہ انتخاب کلیات فارسی فائز دہلوی کا ہے ۔ فائز دہلوی کا سن وفات ۱۱۵۱ ہجری ہے- فہرست نگار کی صراحت کے مطابق یہ قلمی نسخہ خود مصنف کے کتاب خانے کا ہے- فہرست نگار نے اس نسخے کے مندرجات کی فہرست بھی دی ہے- اور ان ۴ مہروں کی عبارت بھی درج کی ہے جو اس قیمتی نسخے میں ملتی ہے ان میں پہلی مہر صدرالدین ۱۱۴۰ ہجری کی ہے جو خود مصنف ہیں - دوسری مہر حامد اللہ القادر ۱۱۸۵ ہجری کی ہے - تیسری مہر محمد سرفراز عباسی ۱۱۸۶ ہجری کی ہے - چوتھی سید حسن بخش حسینی ۱۱۹۰ ہجری کی ہے - بخوبی امکان ہے کہ تیسری مہر میاں محمد سرفراز عباسی المخاطب بہ خدا یار خاں والی سندھ کی ہو جس کا عہد حکمرانی ۱۱۸۶ ہجری سے ۱۱۸۹ ہجری تک ہے معزولی کے بعد میاں سرفراز خاں کچھ عرصہ قید رہا آخر میں اس خاندان کے آخری حکمران میاں عبدالنبی نے میاں سرفراز کو قتل کرا دیا تھا- ہمارا قیاس درست ہے تو پھر اس مخطوطے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے-

----

۶- اقبال اور معاصر ادبی تحریکیں

مصنف : خالد اقبال یاسر

ناشر: اقبال اکادمی پاکستان

ضخامت : ۲۴۸ صفحات

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے- باب اول میں بحث ہے کہ ادبی تحریک سے کیا مراد ہے- باب دوم میں شعریات اقبال کا علمی و ادبی پس منظر زیر بحث آیا ہے، اسے معاصر ادبی تحریکوں سے کچھ تعلق نہیں- آریاؤں کی آمد ، بدھ مت ، جین مت ، بھگتی تحریک ، سرامپور پادری مشن ، سید احمد شہید رائے بریلوی ، سید احمد خاں ، یہ اقبال کی معاصر ادبی تحریکوں کے تحت کیوں کر آتی ہیں؟ اس باب کو بھی تمہیدی باب سمجھنا چاہیے- باب سوم کتاب کے اصل موضوع سے پوری مطابقت رکھتا ہے- اس میں مخزن ، علی گڑھ تحریک ، انجمن حمایت اسلام وغیرہ معاصر تحریکات کو اقبال کی شاعری کے حوالے سے دیکھا گیا ہے- باب چہارم شعریات اقبال کے فکری و فنی جائزے پر مشتمل ہے- باب پنجم میں تحریک اقبال کے ثمرات بیان کیے گئے ہیں- اس ذیل میں کلاسیکی غزل سے انحراف ، اسلوب کی تازگی ، نئے شعری تلازمات ، غزل مسلسل پر اظہار خیال کیا گیا ہے- ان ادبی ثمرات کے بعد فکری ثمرات کے تحت وطنیت اور قومیت سے متعلق اقبال کے خیالات ، اقبال اور عظمت انسان ، اقبال اور الہیات ، اقبال اور تصوف ، اقبال اور تصور زمان و مکان پر روشنی ڈالی گئی ہے- اس میں شک نہیں کہ مصنف کی سوچ میں کچھ نہ کچھ تازگی ہے اور